کے بعد ہی اس کمیشن کو لشکر میانہ کے قازقوں کے معاملات میں مداخلت کا موقعہ ملا۔ کمیشن نے زار الیگزنڈر کے فرمان کی روشنی میں (سلطان برک کے بیٹے) بوکے خان (Bukei) کو خان ولی کے ساتھ لشکر میانہ کی مشترکہ حکمرانی کے لئے نامزد کیا۔ خان ولی ۱۸۱۷ء میں فوت ہو گیا جب کہ اس کا نیا شریک اقتدار خان بوکے ۱۸۱۸ء میں جہان فانی سے کوچ کر گیا۔ ان دونوں کی وفات کے بعد لشکر میانہ میں خان کا عہدہ اختتام پذیر ہو گیا[۲۱]۔ روسیوں نے ان دونوں کی وفات کے بعد لشکر میانہ کی حکمرانی کے لئے علاقائی تقسیم کی بجائے قبائلی تقسیم کی بنیاد پر منتظم سلاطین (sultan administrators) کا نظام رائج کیا۔ اس نظام کو سائبیریا کے گورنر جنرل کے جاری کردہ "رولز آن دی سائبیرین کرگیز" (Rules on the Siberian Kirgiz) کے تحت لاگو کیا گیا۔ جو ۲۲ جون ۱۸۲۲ء سے نافذ ہوئے[۲۲]۔ ان قواعد یا ضوابط کے نفاذ کا مقصد اختیارات کی لامرکزیت اور اول (۱۵ خاندانوں پر مشتمل یونٹ) کی سطح تک کے سرداروں کو اقتدار میں شریک کرنے کے ذریعے قازق سماج میں تقسیم کے بیج بونا تھا۔ دس سے بارہ اولوں پر مشتمل وولوسٹ (تحصیل ؟) پر منگول نسل کے قازق سلطانوں کو حکمرانی کا اختیار دیا گیا۔ بیس سے پچیس وولوسٹ پر مشتمل اوکروگ (ضلع ؟) پر پریکاز (Prikaz) کمیٹی کو حکمرانی کا حق دیا گیا۔ اس کمیٹی کا سربراہ عموماً منگول نسل کا قازق سلطان ہوا کرتا تھا۔ اور اس میں عموماً سائبیریا (اومسک ؟) کی حکومت کے دو نامزد نمائندے اور دو قازق منتخب نمائندے شامل ہوتے تھے۔ اس نظام کے تحت اخلاقی جرائم کے مقدمات کی سماعت کا اختیار روسی فوجی عدالتوں کو دیا گیا جب کہ سول مقدمات کی پیروی قازق عدالتوں کے سپرد کی گئی[۲۳]۔

لشکر بزرگ روسی سامراج کے حصار میں

انیسویں صدی کے نصف اول کے بعد روسیوں کی وسطی ایشیا کی طرف پیش قدمی کا پہلا مرحلہ قازقوں کے لشکر بزرگ کے علاقوں پر قبضہ مستحکم کرنا تھا۔ لشکر بزرگ (Great Horde) کا علاقہ آج کے قازقستان کا مشرقی (سیر دریا کا) علاقہ تھا[۲۴]۔ اٹھارویں صدی کی چوتھی دہائی میں جب لشکر کوچک (Small Horde) اور لشکر میانہ (Middle Horde) پر روسی تسلط قائم کیا گیا تو لشکر بزرگ کا وہ حصہ بھی جو نقل مکانی کر کے لشکر کوچک کے خان ابر علی (ابوالخیر کا بیٹا) کی ماتحتی میں آ گیا تھا سینٹ پیٹرز برگ کے زیر نگیں ہو گیا تھا۔ تاہم لشکر بزرگ کے اکثر قبائل سلطنت جنگاریا[۲۵] کے کنٹرول میں تھے۔ جب ۱۷۵۶ء میں چینیوں نے جنگار سلطنت کو شکست سے دوچار کیا تو قازقوں کے لشکر بزرگ پر نئے وسیع و عریض

مرغزاروں کے دروازے واہوئے۔ لشکر بزرگ پر اب چینیوں کا کنٹرول تھا۔ نئے حالات میں لشکر بزرگ کے ایک حصے نے جنگاریا کے علاقوں کی طرف ہجرت کی۔ لشکر کا ایک اور حصہ بدستور تاشقند اوراردگرد کے علاقوں میں مقیم رہا[۱۲۶]۔ تاشقند کے علاقوں میں رہ جانے والے لشکر بزرگ کے قازقوں نے خانہ بدوشی کی زندگی ترک کر کے نیم اقامتی (semiseden-tary) طریق بودوباش اختیار کر لیا تھا۔ لشکر بزرگ کے ان قازقوں میں سے بعض زراعت پیشہ کاراکلپاک قبائل میں گھل مل گئے۔ تاشقند اور کاراکلپاک کے علاقوں میں نیم اقامتی طرز زندگی اور زراعت کا پیشہ اختیار کرنے والے لشکر بزرگ کے یہ قبائل ۱۸۰۸ء میں تاشقند پر خوقند خانیت کے خان علیم خان کی فوجوں کے قبضے کے بعد خوقند کی رعایا میں شامل ہو گئے۔ لشکر بزرگ کے قازقوں کا ایک تیسرا (یا چوتھا) گروہ مشرقی سمرچیا کے علاقوں میں آباد ہو گیا۔ لشکر بزرگ کے اس گروہ کے قازق جلد ہی چینیوں سے آزادی اور استقلال کے حصول میں کامیاب ہو گئے۔ ظاہر ہے تاشقند اور کاراکلپاک موجودہ قازقستان کے علاقوں میں شامل نہیں ہیں اس لئے یہاں لشکر بزرگ کے ان قازقوں کا ذکر کیا جائے گا جو موجودہ قازقستان کے سمرچیا ریجن اور سیر دریا کے علاقے میں آباد ہو گئے تھے۔

انیسویں صدی کے اوائل میں لشکر بزرگ کے ان قازقوں پر لشکر میانہ (مڈل ہرڈ) کے خان ابلائی کے بیٹے سلطان سویوک (Suiuk) کی حکمرانی تھی[۱۲۷]۔ اس دوران لشکر بزرگ کے ان قازقوں کو اپنے شمال اور جنوب میں دو طاقتور سلطنتوں کی توسیع پسندانہ پالیسیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا اور انہیں اپنی حفاظت کے لئے دونوں میں کسی ایک کی اطاعت قبول کرنے کے سوا چارہ نہیں تھا۔ یہ طاقتیں جنوب میں خوقند خانیت اور شمال میں زار شاہی روسی سلطنت تھیں۔ چونکہ سلطان سویوک خان کا باپ (لشکر میانہ کا خان) ابلائی اس سے قبل روسی بالادستی قبول کرنے پر مجبور کر دیا گیا تھا اس لئے سلطان سویوک نے اپنے باپ کی پیروی کرتے ہوئے (اپنے ماتحت لشکر بزرگ کے پچپن ہزار (۵۵۰۰۰) قازقوں کے ساتھ) ۱۸۱۸ء میں روسی اطاعت قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ ۱۸۲۰ء میں مغربی سائبیریا (صوبے) کے روسی گورنر جنرل نے کوسک فوجیوں پر مشتمل ایک مہم لشکر بزرگ کے ان علاقوں کی طرف روانہ کی تاکہ ان علاقوں پر روسی اقتدار مستحکم کر کے روسی تجارتی کاروانوں کے زیر استعمال شاہراہوں کی حفاظت کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس فوجی مہم کے نتیجے میں ۱۸۲۴ء میں ''لشکر بزرگ کے مزید پچاس ہزار (۵۰،۰۰۰) قازقوں نے روسی بالادستی قبول کی''۔

لشکر بزرگ میں روسی سول انتظامیہ کا اجراء